

I-SAPS

Institute of
Social and Policy Sciences



PP-258

منظف گرہ

تعلیمی صورتحال



تعلیم تک رسائی کا حق



معیاری تعلیم کا حق



تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

the 1990s, the number of people with a diagnosis of schizophrenia has increased in many countries (Murray & Lopez, 1996).

There is a need to understand the nature of the illness and the reasons for its increasing prevalence. This paper reports on a study of the experience of people with schizophrenia, and the reasons for their illness.

Method

Participants

Forty people with a diagnosis of schizophrenia were recruited to the study from a psychiatric hospital.

The participants were interviewed in their own homes, and the interviews were audio taped.

The study was approved by the local research ethics committee, and all participants gave their informed consent.

Interviews

The interviews were semi-structured, and were based on the following topics:

• How the participant had been diagnosed with schizophrenia.
• How the participant had experienced the illness.
• How the participant had been treated.
• How the participant had coped with the illness.

Analysis

The data were analysed using grounded theory (Glaser & Strauss, 1967).

Grounded theory is a method of data analysis that involves the development of a theory that is grounded in the data.

The theory is developed through a process of constant comparison, in which the researcher compares the data with the theory that is being developed.

The theory is developed through a process of constant comparison, in which the researcher compares the data with the theory that is being developed.

The theory is developed through a process of constant comparison, in which the researcher compares the data with the theory that is being developed.

Results

The results of the study are presented in this section. The data were analysed using grounded theory.

The theory that was developed through the analysis of the data is presented in this section.

The theory that was developed through the analysis of the data is presented in this section.

The theory that was developed through the analysis of the data is presented in this section.

The theory that was developed through the analysis of the data is presented in this section.

Discussion

The results of the study are discussed in this section. The data were analysed using grounded theory.

PP-258 مظفر گڑھ : تعلیمی صورتحال

انٹرنیشنل ایف آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور رنجیزی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آ سکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جاسکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تاکہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔



نقشہ
PP-258
مظفر گڑھ

حلقہ میں مجموعی نشست سکولوں کی تعداد : 177
اساتذہ کی تعداد : 776
داخل شدہ بچوں کی تعداد : 32110

مرد رائے دہندگان کی تعداد : 78142
خواتین رائے دہندگان کی تعداد : 66900
کل تعداد رائے دہندگان : 145042

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اس صورتحال کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر بھی ہے اگر ارباب اقتدار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورتحال یقیناً بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:



پینے کے پانی سے
محروم سکولوں کی
تعداد

04

حلقہ میں 04 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:



بیت الخلاء کے
بغیر سکولوں کی
تعداد

11

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 11 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:



بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

26

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 26 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور رباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:



بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

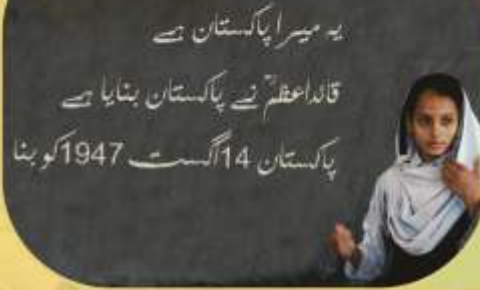
43

حلقہ میں 43 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سینے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور رباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور حلقہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

56 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
56 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابل فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 56 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

57 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
57 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 57 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

61 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
61 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت تہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

شعلع كا قلعیمی بچٹ:

شعلع كا قلعیمی بچٹ كچھ اسطرح ہے۔



شعلع كا قلعیمی
بچٹ

13 ارب 86 كرؤ
70 لاکھ روپے

كھواہوں كی مدد میں دی جانے والی رقم
13 ارب 78 كرؤ 10 لاکھ روپے

دیگر اشیا (اللہ تیس اور دیگر بھڑ بھڑات)
7 كرؤ 73 لاکھ 40 ہزار روپے

شعلع كے قلعیمی بچٹ میں تر قیاتی مدد میں كھس كی جانے والی رقم،
45 كرؤ 55 لاکھ 10 ہزار روپے

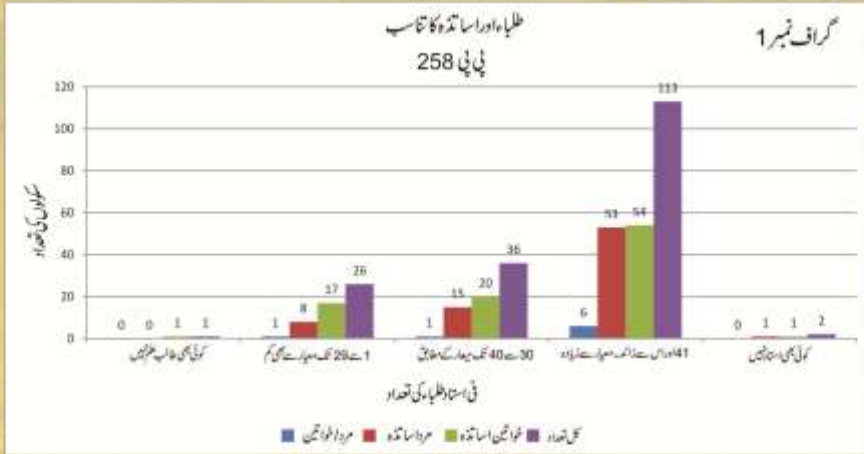
مخبر قسیم كوی جانے والی سو بائی تر قیاتی قذ كی رقم،
33 كرؤ 93 لاکھ 29 ہزار روپے



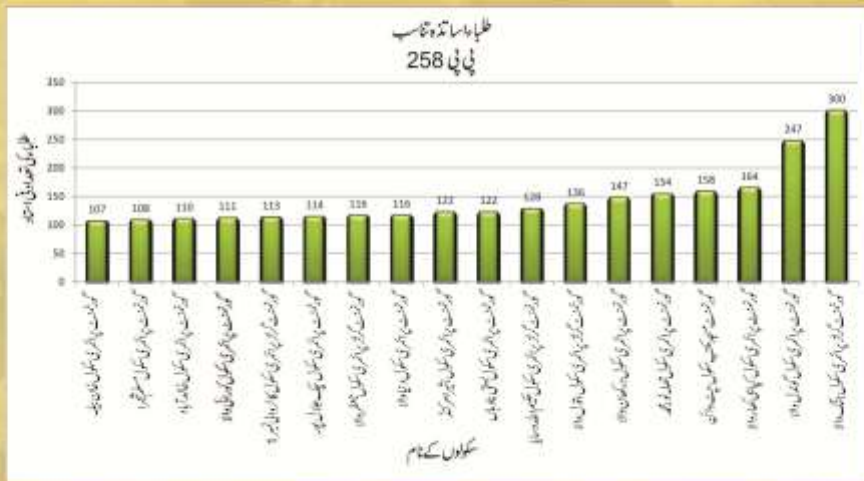
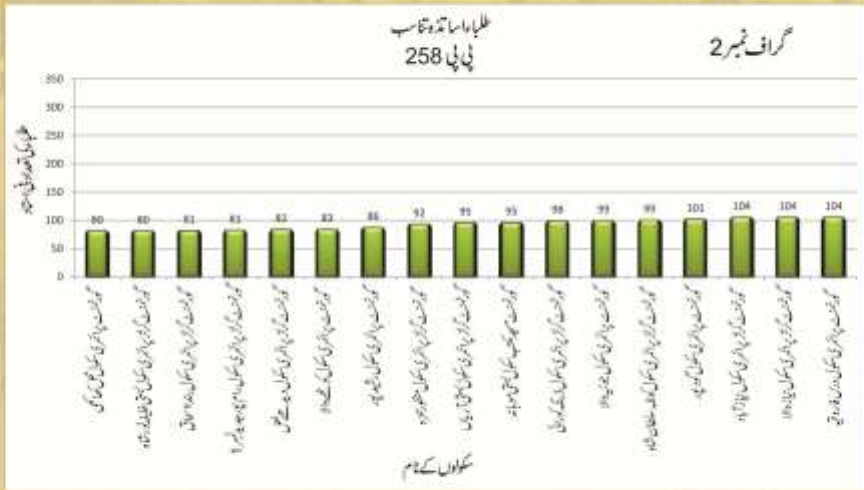
اگر ہم شعلع كے قلعیمی بچٹ (2012-13) كا تجزیہ كریں تو یہ بات سامنے آتی ہے كہ تر قیاتی مدد میں كھس ہونے والی رقم 455510,000 روپے ہے۔ بلكہ بچٹ كا زیادہ تر حصہ صرف كھواہوں كی مدد میں كھس كیا گیا ہے۔ سو بائی حكومت كی طرف سے تر قیاتی مدد میں دی جانے والی رقم صرف 339329,000 روپے تھی جو كھولوں میں بنیادی سہولتوں (بھیر پانی، بجلی كے بھیر، لیٹرن كے بھیر، چار دیواری كے بھیر، كھیل كے میدان كے بھیر، كھول) كی فراہمی كے لئے اہتیائی كم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جاسکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔



درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 26 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ مسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 113 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تاکہ طلباء اور اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جاسکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تاکہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جاسکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب اسٹیپ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکن حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔



گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 35 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیئے گئے ہیں جہاں سے 80 سے 300 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 145042 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹرز کی تعداد 66900 اور مرد ووٹرز کی تعداد 78142 ہے۔ ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈکا کورائی
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پچ ۱۱۱
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جسم ۱۱۱ والی موری
- گورنمنٹ پرائمری سکول رشید پور

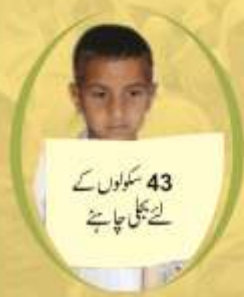


- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہستی کھانگ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھر ۱۱۱
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہستی منسو
- گورنمنٹ پرائمری سکول حقوئی روڈ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پھارو ۱۱۱
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول خان بنڈا
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول ناسلی ۱۱۱
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول ہستی کھارن
- گورنمنٹ پرائمری سکول ناصر آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول خاکی آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول رشید پور



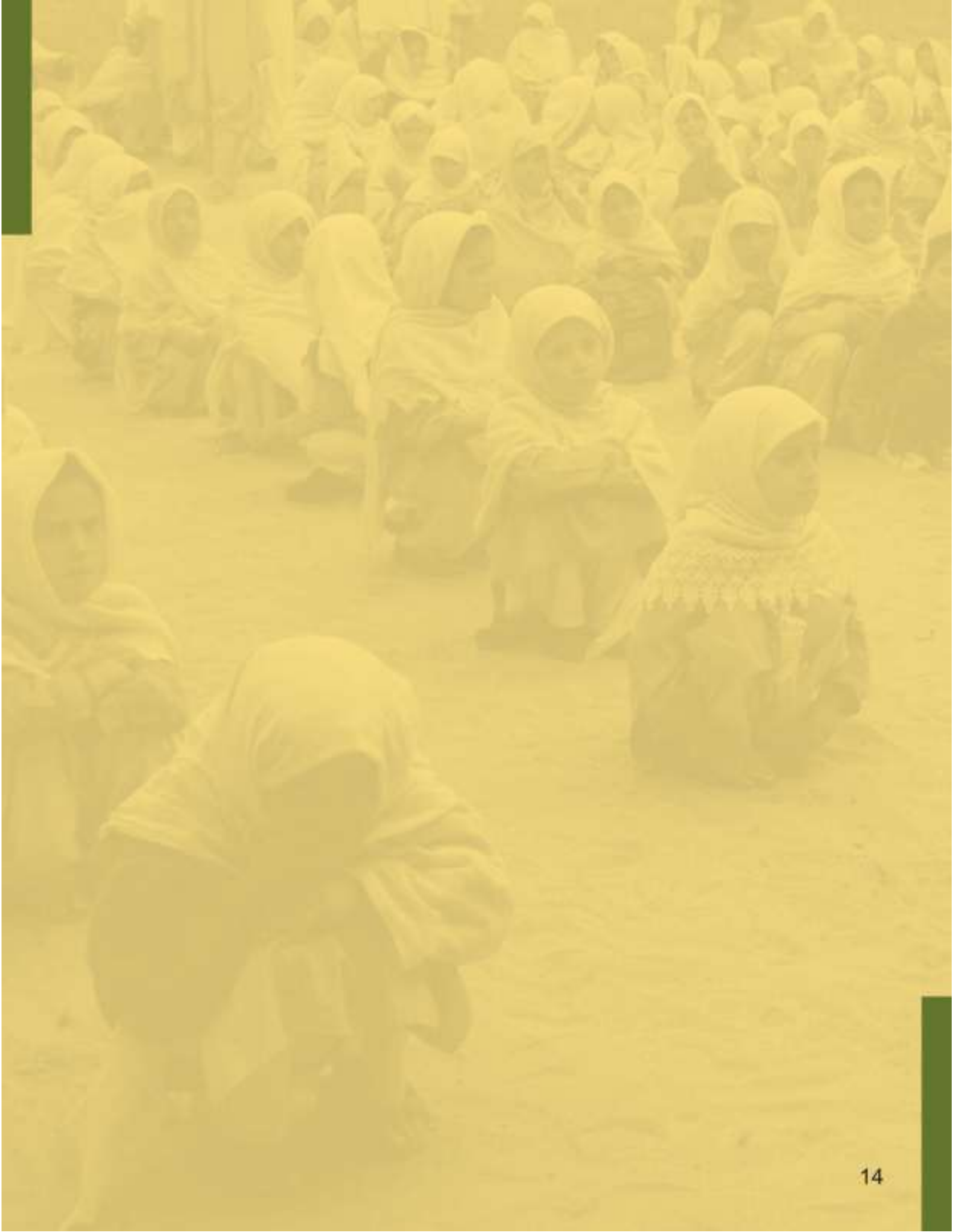
26 سکولوں کے لئے
چار دیواری چاہئے

- گورنمنٹ ہائی سکول جیر بند
- گورنمنٹ پرائمری سکول بسحق عارف
- گورنمنٹ پرائمری سکول الہی بخش والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول کچ پاک
- گورنمنٹ پرائمری سکول شہر والی
- گورنمنٹ پرائمری سکول مسلم مہجواہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول بسحق ظہر
- گورنمنٹ پرائمری سکول بیہرا
- گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول مینو
- گورنمنٹ پرائمری سکول جتوئی روڈ
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول مہمان
- گورنمنٹ پرائمری سکول دھونے والا
- گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول خان پور بھائی
- گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول پھار والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول مالکابستہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول کالکا
- گورنمنٹ پرائمری سکول ماہال کھانگی
- گورنمنٹ پرائمری سکول قادر پور صالح
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول قتالی والی
- گورنمنٹ پرائمری سکول بسحق کبھالی
- گورنمنٹ پرائمری سکول بسحق کھارال
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول چنویں
- گورنمنٹ پرائمری سکول ہامرا آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول کھانگی آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول رشید پور
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول یوسف والا



- گورنمنٹ گراؤنڈ پبلک سکول ہستی عارف
- گورنمنٹ پرائمری سکول منہانی
- گورنمنٹ پرائمری سکول خان والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول باغ والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول ہستی زوہر
- گورنمنٹ پرائمری سکول ینگلا
- گورنمنٹ پرائمری سکول وائس
- گورنمنٹ پرائمری سکول ہستی کھٹک
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول پھیلے والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول عزیز خان کورائی
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول بخاری والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول بٹول والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول قاضی والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول جونیا والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول ہستی کھولا گنگ
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول تیشی والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول کھر والا
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول شیخ علی
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول ہستی اطاری
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول جھانریں
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول ہستی مٹھو
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول بیت سیال
- گورنمنٹ گراؤنڈ پرائمری سکول ہستی بابراں
- گورنمنٹ پرائمری سکول ہتوتی روڈ
- گورنمنٹ پرائمری سکول کپاہی کھر والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول خالد آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول درس فاروقیہ
- گورنمنٹ گراؤنڈ پبلک سکول کولہ کاشمن

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بسقی خلیفہ فور شاہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول داوے والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول قیوم آباد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹچر والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول قادر پور صالح
- گورنمنٹ پرائمری سکول ٹیک ہلال پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شمیم والی موری
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جنگ والا
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول یوسف والا
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول نالی والی
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بسقی گہاراں
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چنواٹیں
- گورنمنٹ پرائمری سکول ناصر آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول خانی آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول رشید پور



the 1990s, the number of people in the UK who are aged 65 and over has increased from 10.5 million to 13.5 million, and the number of people aged 75 and over has increased from 4.5 million to 6.5 million (Office for National Statistics 2000). The number of people aged 65 and over is expected to increase to 16.5 million by 2020, and the number of people aged 75 and over to 8.5 million (Office for National Statistics 2000).

There is a growing awareness of the need to address the needs of older people, and the need to ensure that they are able to live independently and actively in their own homes. The Department of Health (2000) has set out a vision for a new approach to health care for older people, and has identified a number of key areas for action. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

The Department of Health (2000) has identified a number of key areas for action in order to achieve this vision. One of these is the need to ensure that older people are able to live independently and actively in their own homes, and that they are able to access the services and support that they need to do so. This paper will discuss the need for a new approach to health care for older people, and will explore the role of the general practitioner in this new approach.

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے محض کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کیے جانے والی قانون سازی، انجمنی تعلیمی شعبہ کا انتظام، والدین اور تلمیذوں کی شرکتیں ہیں۔

شائع ملاحظہ کر کے میں تعلیمی امور پر عمل میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) میں علم آئیڈیاز (IIm Ideas) کے ساتھ عمل کرنا چاہتا ہوں۔
یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متعلق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے



www.i-saps.org



info@i-saps.org



051-111-739-739



@I_SAPS



facebook.com/I-SAPS